رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفضل بیدِ اللہِ یُؤتیہ من یشاء — عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی — تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی — سالانہ — ششماہی — سہ ماہی

الفضل

روزنامہ قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵	مورخہ ۱۱ صفر ۱۳۵۶ھ	یوم جمعہ	مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۳۷ء	نمبر ۹۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضلِ خدا اچھی ہے ؛۔

بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت پہلے سے اب اچھی ہے۔

معلوم ہوا ہے۔ جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کے دو بچے کئی روز سے بعارضہ تپ محرقہ بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے ؛۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس سے بڑھکر اور کوئی گناہ نہیں کہ اپنے آپکو بے گناہ خیال کیا جائے

در بعض موٹی سمجھ کے آدمی جن کو بباعث اپنی نادانی۔ اور نقصانِ علمی کے گناہ کی فلاسفی معلوم نہیں۔ وہ شاید وجہ اپنے کمال درجہ کی سادہ لوحی کے ایسا خیال کرتے ہونگے۔ کہ گویا گناہ انہی دو چار باتوں کا نام ہے۔ کہ انسان ارتکاب زنا یا خون یا شہادتِ دروغی پر دلیری کرے یا کسی جگہ سیندھ لگائے۔ یا کسی کی گانٹھ کترے۔ اور پھر جب ان چند معدود اور مشہود جرائم کو چھوڑ دے تو پھر گناہ سے بکلی پاک اور صفا ہو گیا۔ اور اپنے پرمیشر کو کہہ سکتا ہے۔ کہ اب تیرے حقوق سب میں نے ادا کر دیئے اور جو کچھ کرنا میرے پر واجب تھا۔ سب کچھ میں کر گزرا لیکن درحقیقت یہ خیال سراسر غلط۔ بلکہ بھاری گناہ ہے۔ جو انسان اپنے تئیں بے گناہ اور خدا تعالیٰ کے سارے حقوق کو ادا کرنے والا خیال کرلے۔ اسی وجہ سے راستبازوں اور مقدسوں نے طریقِ تواضع اور فروتنی اور استغفار کو لازم پکڑا۔ اور کبھی دعوےٰ نہیں کیا۔ کہ میں بکلی نیک اور بے گناہ ہوں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو کسی نے کہا۔ کہ اے نیک استاد۔ تو آپ نے یہ پیارا اور دلکش جواب دیا۔ کہ میں نیک نہیں ہوں۔ یعنی ایک گنہگار آدمی ہوں۔ مجھے تو کیوں نیک کہتا ہے سبحان اللہ۔ معرفتِ الٰہی پاک لوگوں کے حصہ میں آئی تھی۔ جنہوں نے کیسے ہی تقدس کی حالت میں بھی اپنے تئیں بے گناہ اور نیک نہیں سمجھا۔ اور حقیقت میں اس سے بڑھکر اور کوئی گناہ نہیں۔ کہ اپنے تئیں بے گناہ خیال کیا جاوے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ گناہ انسان کی سرشت کو ایک لازم غیر منفک ہے۔ جس کا تدارک صرف رحمت اور مغفرتِ الٰہی کر سکتی ہے۔ [illegible]

تحریک جدید کا چندہ

دوست جلد سے جلد ادا کریں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے قلم سے

بعض نہائت اہم ضروریات کی وجہ سے اور تحریک جدید کی جائداد خریدنے کی وجہ سے تحریک جدید کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ اور کام کے رکنے کا احتمال ہے۔ ابھی گزشتہ دو سالوں کا بھی پچیس ہزار کے قریب روپیہ دوستوں کے ذمہ باقی ہے۔ جس کی نہ معافی انہوں نے لی ہے۔ اور نہ ادا کیا ہے۔ اس سال کی آمد بہت ہی کم ہے۔ تین ماہ میں صرف بیس ہزار کے قریب روپیہ آیا ہے۔ حالانکہ چالیس ہزار سے اوپر آ چکنا چاہیئے تھا دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اس سال انہوں نے اپنی خوشی سے غیر معمولی مالی بوجھ اپنے سر لیا ہے۔ اور اس کے لئے غیر معمولی احتیاط اور غیر معمولی مالی قربانی کی ضرورت ہے پس ہر جگہ کی جماعتوں کو چاہیئے خاص زور دے کر چندہ تحریک کی وصولی کی کوشش کریں۔ اور زائد کارکن جو کام کرکے چندہ کے علاوہ ثواب حاصل کرنا چاہیں مقرر کرکے وصولی کے کام کو وسعت دیں۔ اس وصولی کا اثر صدر انجمن احمدیہ کے چندوں پر نہیں پڑنا چاہیئے بلکہ حقیقی قربانی اور ایثار سے کام لے کر سارے بوجھ جماعت کو اٹھانے چاہئیں۔ تا اللہ تعالے کی نصرتیں اور اس کے فضل نازل ہوں۔ اور اسلام کی کشتی منجدھار سے نکل کر اپنی منزلِ مقصود کی طرف روانہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو ؃

خاکسار۔ میرزا محمود احمد

جماعت احمدیہ لاہور حلقہ نیلہ گنبد کا تبلیغی جلسہ

بوقت ۸½ بجے شب کارروائی جلسہ زیر صدارت چوہدری اسداللہ خانصاحب بار ایٹ لاء شروع ہوئی۔ پہلا لیکچر بعنوان صلح فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب موگا نے دیا۔ ہر قوم کے لئے صلح کا لائحہ عمل پیش کیا۔ پھر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہی خاتم النبیین ہیں پر جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم نے لیکچر دیا۔ اس پر بعض لوگوں نے اعتراض بھی کئے مگر بالکل بے وسروپا۔ ان کا مقصد شور مچانا اور جلسہ کی کارروائی کو بند کرنا تھا۔ مگر خیر اس میں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ پولیس نے مدد کی ہے اپنی ذمہ داری کو ادا کیا ؃ خاکسار عبدالرحیم سکرٹری تبلیغ حلقہ نیلہ گنبد لاہور

جاوا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان

ایک جماعت جو امام مہدی کی جماعت سے ملنے کی منتظر ہے

از ملک عزیز احمد صاحب مجاہد جاوا

جیسا کہ میں پہلے تحریر کر چکا ہوں کچھ عرصہ سے چانجر میں تبلیغ احمدیت جاری ہے اور خدا تعالے کے فضل و کرم سے لوگوں پر باوجودیکہ کئی غیر احمدی علما ان کو ورغلاتے ہیں۔ اچھا اثر ہو رہا ہے۔ اس شہر کے قریب ۱۵ میل کے فاصلہ پر ایک قصبہ "پجت" نامی ہے۔ جہاں کے لوگ اپنے آپ کو محققین کہتے ہیں۔ وہ نہائت سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور اکثر رات کے وقت ان کے گھروں سے رونے کی آوازیں آتی ہیں۔ جبکہ وہ معافی گناہ کے لئے دعا مانگتے ہیں۔ ان کے بڑے لیڈر کا نام ابوبکر ہے۔ کئی سال گزر چکے ہیں۔ کہ وہ لوگوں سے بالکل ملتے نہیں۔ گوشہ نشینی اختیار کر لی ہے۔ عمر ان کی ۳۰ یا ۳۵ کے قریب ہوگی۔ ان لوگوں کی یہ عجیب و غریب طرز زندگی دیکھ کر مجھے ان سے گفتگو کی خواہش پیدا ہوئی ایک قریبی پیر صاحب کے ایک معتمد مرید مسٹر دیرانا سے ملاقات کی۔ دوران گفتگو میں انہوں نے کہا۔ کہ جو کچھ آپ بتاتے ہیں بالکل درست ہے۔ اور میرے پیر نے ۱۹۳۵ء میں ایک رات خاص طور پر ۲ بجے کے قریب مجھے بلا کر کہا تھا۔ کہ سنو یہ علم جو ہم پڑھے ہوئے ہیں اصل نہیں ہے۔ اصل علم جو کہ تمام امت اسلام کے لئے ہے وہ امام مہدی لائے گا۔ اور امام مہدی انڈیا میں لاہور کے قریب آچکا ہے۔ اس کا نام "احمد" ہے۔ لوگ ان کے مریدوں کی بہت مخالفت کر رہے ہیں۔ ان کی جماعت ہم سے یہاں ملے گی۔ اور وہ سچی جماعت ہوگی ؃

یہ سنکر مجھے بہت ہی خوشی ہوئی۔ اس وقت پیر صاحب ابوبکر وہاں نہیں تھے۔ اپنے مریدوں سے ملنے کے لئے دوسرے گاؤں میں تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ کچھ عرصہ بعد پھر ان کے مرید مسٹر دیرانا سے ملاقات کی گئی۔ اور دیر تک سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ جب ان کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اسم مبارک سے مطلع کیا گیا۔ تو انہوں نے کہا بے شک یہ درست ہے امام مہدی کے خلیفہ کا نام محمود ہی ہے۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ آپ ذرا انتظار کریں۔ پیر صاحب سے مفصل گفتگو کے بعد انشاء اللہ ہم لوگ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو جائیں گے ؃ احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالے ان لوگوں کو جلد از جلد قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائے۔ انشاء اللہ موقعہ ملنے پر پیر صاحب سے خود ملاقات کرکے مفصل حالات تحریر کروں گا ؃

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ صفر ۱۳۵۶ھ

افسوسناک ہندو مسلم فسادات

یکم اپریل سے ہندوستان کے نظام حکومت میں جو تغیر کیا گیا ہے۔ اسے جہاں ہندوستان کے مسلمانوں نے خوش آمدید کہا ہے۔ اور اس کے نفع ونقصان کا اندازہ لگانے کے لئے نیک نیتی۔ اور پوری سرگرمی سے اس کا تجربہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ وہاں ہندوؤں کی اکثریت اس کے سخت خلاف ہے۔ اور اسے ناکام بنانے کے لئے کوشاں۔ اگر ہندوستان کے اچھے دن آگئے ہوتے۔ تو دو سب سے بڑی اقوام میں اس قسم کا اختلاف ہی نہ پیدا ہوتا۔ اور اگر پیدا ہو جاتا تو وہ ایک دوسرے سے متصادم ہونے کی بجائے اپنے اپنے رنگ میں ملک کی خدمت کرنے کی کوشش کرتیں۔ اور نتائج کے ذریعہ فیصلہ ہو جاتا۔ کہ کونسا طریق عمل درست اور ملک کے لئے مفید ثابت ہوا ہے۔ لیکن نہایت ہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ گزشتہ چند ہی ایام میں ہندوستان کے ہر حصہ میں اس بات کا ثبوت بہم پہونچایا جا رہا ہے۔ کہ مسلمانوں کو برادران وطن کے ہاتھوں آئین جدید کا تجربہ کرنے کا بہت تلخ خمیازہ بھگتنا پڑیگا نہ صرف انتظام ملکی کے متعلق ان کے تجربہ کو ناکام بنانے کے لئے انتہائی مشکلات پیدا کی جائینگی۔ بلکہ ان کے لئے امن اور چین کی زندگی بسر کرنا بھی محال بنا دیا جائے گا۔

ہمیں یہ رنج افزا نتیجہ اخذ کرنے پر ان ہندو مسلم فسادات نے مجبور کر دیا ہے۔ جو گزشتہ چند ہی روز سے جگہ بجگہ رونما ہو رہے ہیں۔ اور جن میں صریح طور پر مسلمانوں کو ہندو حکام اور ہندو عوام کی طرف سے ہدف ستم بنایا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلا جھگڑا پنجاب کے مقام پانی پت کا پیش کیا جا سکتا ہے۔ جہاں ہندو مسلمانوں کی ایک دیرینہ کشمکش کے نتیجہ میں مسلمانوں کا خون بہایا گیا ہندوؤں کے ہولی کے جلوس کو خرافات بکتے ہوئے خلاف معمول ایسے رستہ سے گزرنے کی اجازت دے دی گئی۔ جس کے خلاف مسلمانوں کو اعتراض تھا۔ اور پھر نہتے۔ پُر امن اور ہاتھ باندھے ہوئے اور لیٹے ہوئے مسلمانوں پر گولیاں چلا دی گئیں۔ جن سے سات مسلمان جاں بحق ہو گئے۔ اور بہت سے زخمی ہوئے۔ یہ کن حالات میں ہوا۔ ان میں جبکہ ذمہ وار افسر سب ہندو تھے۔ یہ حادثہ چونکہ زیر تحقیقات ہے۔ اس لئے اس کے متعلق کچھ مزید کہنا مشکل ہے۔ مگر اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ اس کی مثال کا پنجاب کی تاریخ سے ملنا محال ہے۔

اس کے بعد یو۔پی کے ضلع بستی کا وہ واقعہ رونما ہوا۔ جس کے متعلق سرکاری اعلان میں لکھا گیا ہے کہ جب سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ موقعہ پر پہونچے۔ تو حملہ آور ہندو گرفتاری سے بچنے کے لئے بھاگ چکے تھے۔ اور دوسرے مسلمانوں کی یہ حالت تھی۔ کہ وہ مسلمان مجروحین۔ اور ان کے متعلقین کو چھوڑ کر اپنی جانیں بچانے کے لئے روپوش ہو چکے تھے۔ اور گاؤں بالکل سنسان پڑا تھا۔ ایک مسلمان مقتول کی نعش دیوار سے نکالی گئی۔ ۱۴ گھر جل کر راکھ سیاہ ہو گئے۔ اور اکیس مسلمان مجروح ہوئے۔ اس کے مقابلہ میں صرف دو ہندوؤں کو معمولی چوٹیں آئیں۔

یہ فساد اس بنا پر ہوا۔ کہ ہندوؤں کو پتہ لگا مسلمان ایک بیل ذبح کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر انہوں نے جمع ہو کر گاؤں کو گھیر لیا۔ تا کہ کوئی مسلمان بھاگنے نہ پائے۔ اور پھر آگے بڑھ کر مسلمانوں کی جھونپڑیوں کو لوٹنے کے بعد آگ لگا دی۔ اور جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ اور ہر مسلمان جو انہیں نظر آیا۔ اسے سخت زدوکوب کیا۔ ایک اور اطلاع میں تین اشخاص کے مارے جانے اور ۳۰ کے زخمی ہونے کا ذکر ہے۔

تیسرا حادثہ صوبہ بہار کا ہے۔ جہاں کے موضع سیالو میں ہندوؤں نے وحشت اور درندگی کا اتنا شرمناک ثبوت دیا۔ کہ دو عورتوں کو قتل کر دیا جن میں سے ایک کی عمر ۶۰ سال کے قریب تھی۔ اور دوسری کی ۹ سال۔ ان کے علاوہ تین مسلمان عورتوں اور مردوں کو بری طرح زخمی کیا۔ مگر اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ مسلمانوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔ سب ڈویژنل آفیسر۔ اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ہندو ہیں۔

اسی صوبہ کے ایک اور مقام گیا میں بھی فساد ہوا۔ جس میں سرکاری اطلاع کے مطابق ہندوؤں نے مسلمانوں پر حملہ کر کے ان کی ۱۲۵ دوکانوں کو لوٹ لیا۔ اور نقصان پہونچایا۔ ۶۵ مسلمانوں کو مجروح کیا۔ جن میں سے ۱۴ کو شدید زخم آئے۔

پھر ہندوستان کے دوسرے سرے پر صوبہ سندھ کے صدر مقام حیدر آباد میں ایک مسجد کے پاس چند کاغذات جلا کر اس لئے رکھ دیئے گئے۔ کہ مسلمان سمجھیں۔ قرآن کریم (نعوذ باللہ) جلایا گیا ہے۔ اور اس طرح انہیں مشتعل کر کے فساد کرایا جائے۔ چنانچہ فساد کے تمام سامان جمع ہو گئے۔ اور کسی قدر ہوا بھی۔ مگر حالات پر قابو پا لیا گیا۔

ان کے علاوہ ہولی اور محرم کے ایام میں اور بھی کئی ایک مقامات پر چھوٹے موٹے فسادات ہوئے۔ ان حالات کو پیش نظر رکھ کر کہنا پڑتا ہے۔ کہ فرقہ وارانہ فسادات کے مرض میں یہ غیر معمولی شدت۔ اور ہندوستان کے مختلف علاقوں میں ان کا ایک ہی وقت میں کثرت سے رونما ہونا خاص معنی رکھتا ہے۔ اور وہ یہ کہ جو لوگ جاری شدہ دور حکومت کو ناکام بنانے کے درپے ہیں۔ وہ حکومت کے ساتھ مسلمانوں کا بھی خاتمہ کر دینے کے خواہشمند ہیں۔ کیونکہ مسلمان آئین نو پر عمل کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ اب اگر اس ذہنیت کو بدلا نہ گیا۔ اور اس خرابی کو دور نہ کیا گیا۔ تو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہندوستان کو ایسا سخت دھکہ لگے گا۔ کہ پھر صدیوں تک اس کے لئے سنبھلنا محال ہو جائے گا۔ کسی مشکل سے نکلنے کے لئے ضرورت اس امر کی ہوتی ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ مددگار بنائے جائیں۔ لیکن ہندوؤں کا باوا آدم ہی نرالا ہے وہ کہتے تو یہ ہیں۔ کہ ہندوستان کو غلامی کی مصیبت سے نکالنا ان کا مقصد ہے۔ لیکن طریق عمل یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو جو خود بھی ملکی آزادی کے لئے ہندوؤں سے کم شائق نہیں اپنے مددگار بنانے کی بجائے روز بروز زیادہ متنفر اور زیادہ دور کرتے چلے جا رہے ہیں۔ کاش وہ اپنے ملک سے ہمدردی اور خیر خواہی کا یہ طریق عمل اختیار کریں۔ جو یہی ہے کہ مسلمانوں کو اپنے حسن سلوک سے۔ اور حسن اخلاق سے اپنے مددگار بنالیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

دین و دُنیا کی کامیابی حاصل کرنیکا گُر

۱۹ اپریل کو بعد نماز مغرب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسجد مبارک میں محمد عبد السلام صاحب بی۔ اے پسر مولوی محمد عبد السبحان صاحب انسپکٹر پولیس (بنگال) کا نکاح مسلمہ خاتون بنت خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خان صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز سے پڑھتے ہوئے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:۔

سورۂ فاتحہ اور آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

انسانی اعمال کے بلحاظ حصے

دو ہی ہوتے ہیں۔ ایک اس کا ماضی اور ایک مستقبل۔ حال ایک ایسی خیالی چیز کا نام ہے۔ جس کی تعیین کرنا انسانی طاقت کے لئے بالکل ناممکن ہے۔ مثلاً جب ایک شخص کہتا ہے۔ میں یہ کام کر رہا ہوں۔ تو جس وقت اس کا یہ فقرہ ختم ہوتا ہے۔ اور نحویوں کے نزدیک اس کے کچھ معنے بنتے ہیں۔ اس وقت اس فقرے کا مفہوم بے معنی ہو چکا ہوتا ہے۔ کیونکہ گو یہ فقرہ کہ میں یہ کام کر رہا ہوں۔ حال پر دلالت کرتا ہے۔ لیکن وہ ہوں کے نون کے ختم ہونے کے ساتھ ہی ماضی ہو چکا ہوتا ہے۔ پس جب اس شخص کا کلام بامعنی بنتا ہے۔ اس کا مفہوم بے معنی ہو جاتا ہے۔ گویا حال بالکل ایک غیر متعین شے ہے۔ جو چیز انسان کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ وہ اس کا ماضی اور مستقبل ہے۔ مگر ماضی وہ ہے۔ جو اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ اور اس کی درستی اس کے اختیار میں نہیں۔ حال کی کوئی تعیین نہیں۔ کہ اس پر قبضہ کیا جا سکے۔ گویا ماضی وہ پرندہ ہے جو اڑ چکا اور اسے پکڑا نہیں جا سکتا اور حال ایک ایسا ہوائی قلعہ ہے جس پر قبضہ نہیں کیا جا سکتا۔ اب

صرف مستقبل

ہی رہ جاتا ہے۔ لیکن سب سے کم خیال انسان مستقبل کے لئے کرتا ہے اور اپنے تمام اعمال کو ماضی کے لئے وقف کر دیتا ہے۔ مثلاً وہ کہتا ہے۔ کہ میرے باپ دادے اور میرے آباؤ اجداد یوں کیا کرتے تھے۔ مجھے بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ تاکہ ان کی شہرت بڑھے۔ گویا وہ

اپنے آباؤ اجداد کی شہرت

کو خواہ وہ بری ہو یا بھلی اور زیادہ بڑھانے کے لئے کوشاں رہتا ہے اسی طرح اگر وہ مسلمان ہے تو اس لئے کہ اس کے ماں باپ مسلمان تھے اگر ہندو ہے تو اس لئے کہ اس کے ماں باپ ہندو تھے۔ اگر عیسائی ہے۔ تو اس لئے کہ اس کے ماں باپ عیسائی تھے وہ نماز اس لئے پڑھتا ہے۔ کہ اسکے باپ دادے نماز پڑھا کرتے تھے۔ گرجے میں اس لئے جاتا ہے۔ کہ اس کے باپ دادے گرجے میں جایا کرتے تھے۔ مندر میں اس لئے جاتا ہے۔ کہ اس کے باپ دادے مندر میں جایا کرتے تھے۔ غرض وہ جو کچھ بھی کرتا ہے

سب ماضی کی خاطر

کرتا ہے۔ اور اس کے عمل کی بنیاد کسی ایسی حقیقت پر نہیں ہوتی۔ جو مستقبل میں اسکو مل سکے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ انسان جس کی خاطر کوئی کام کرتا ہے گویا اس کے پاس ایک امانت رکھتا ہے۔ مثلاً جب کوئی شخص زید کی نوکری کرتا ہے۔ تو اس کی مزدوری زید کے پاس جمع ہوتی ہے۔ اسی طرح جب انسان اپنے آباؤ اجداد کے لئے کام کرتا ہے تو گویا وہ اپنی مزدوری اپنے آباؤ اجداد کے پاس رکھتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ من کانت ھجرتہ الی اللّٰہ و رسولہ فھجرتہ الی اللّٰہ و رسولہ یعنے جو شخص اللہ اور رسول کے لئے نیکی کرتا ہے۔ (ہجرت سے مراد نیکی بھی ہے) تو اس کا فعل

اللہ اور رسول

کی طرف جاتا ہے۔ اب یہ عجیب بات ہے۔ کہ انسان جاتا تو اللہ کی طرف ہے۔ مگر امانت کسی اور کے پاس رکھتا ہے۔ کیا کوئی شخص ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ جائے تو جاپان کو مگر اپنی امانت یورپ کے کسی شہر کے بینک میں جمع کرا دے۔ اگر کوئی احمق جاپان کو جاتا ہوا اپنی ہنڈیاں یورپ کے بنکوں میں جمع کرائے گا۔ تو سنگا پور اور ہانگ کانگ پہونچ کر اسے معلوم ہوگا۔ کہ اسے روپیہ نہیں مل سکتا۔ پس عقلمند انسان ہنڈیاں ان شہروں کے بینکوں کی لیتا ہے۔ جو اس کے سفر کے راستہ میں آتے ہیں۔ لیکن ہم انسانی اعمال کی طرف جب دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ عام طور پر انسان کو مستقبل کا کوئی فکر ہی نہیں۔ وہ ماضی کیطرف خیال لگائے بیٹھا ہے۔ گویا وہ ان بنکوں میں روپیہ جمع کراتا ہے۔ جو دیوالیہ ہو چکے اور جن کے دروازے بند ہو چکے ہیں مگر ان بنکوں کو بھول جاتا ہے۔ جن کی شاخیں اگلے سفر میں کام آ سکتی ہیں ایسے لوگوں سے زیادہ کون بیوقوف ہو سکتا ہے۔ ایسے شخص کی مثال پر ایک بچہ بھی ہنس دے گا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایک عقلمند کے افعال میں ایسی بے وقوفی کی بے شمار مثالیں پائی جاتی ہیں۔ کہ وہ

ماضی کی فکر

میں لگا رہتا ہے۔ اور مستقبل کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ حالانکہ واپس وہ جا نہیں سکتا۔ اور آگے اس نے سامان بھیجا نہیں۔ اب کون ہے جو اسے عقلمند کہے گا۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے ولتنظر نفس ما قدمت لغد کی کیا عمدہ مثال دی ہے۔ فرماتے ہیں تم اپنے خزانے خدا کے پاس جمع کراؤ۔ جہاں کیڑا نہیں لگتا۔ اس سے مراد یہی ہے۔ کہ اس جگہ وہ ضائع نہیں جاتا۔ شائد الہامی طور پر حضرت مسیح کو یہ بتایا گیا ہو۔ اور اس کی قوم کے بنک اس کے سامنے لا کر کشفی طور پر دکھایا گیا ہو۔ کہ تمہاری قوم ایسے خزانے جاری کرے گی۔ جن میں

سونے اور چاندی کی بجائے کاغذ

کے سکے ہوں گے۔ جن کو کیڑا کھا سکتا ہے۔

غرض انسان کو چاہیئے کہ وہ مستقبل کی فکر کرے۔ جنت کی ہر چیز جو ہے وہ سڑنے والی نہیں۔ اسی لئے فرمایا۔ جنات عدن۔ یعنے وہاں جو چیز بھی ہے۔ خواہ وہ کتنی ہی نازک ہو سڑے گی نہیں۔ وہاں دودھ کی نہریں ہیں پانی ہے میوے ہیں۔ لیکن ان میں سے

کوئی چیز سڑنے والی نہیں

پس اللہ تعالےٰ نے ولتنظر نفس ما قدمت لغد کی جو مثال دی ہے۔ اس میں یہی بیان فرمایا ہے کہ اس سفر کی فکر کرو۔ جو تمہارے آگے آنے والا ہے۔ ماضی پر تمہیں کوئی تصرف حاصل نہیں۔ ہاں آئندہ کا علاج کر سکتے ہو۔ اور حقیقت میں یہی

معقول ترین طریق

ہے۔ جو شخص ماضی کی فکر کرتا ہے۔ وہ ناکام رہتا ہے۔ اور جو حال کی فکر میں پڑ جاتا ہے۔ وہ بھی ناکام رہتا ہے کامیاب ہونیوالا شخص وہی ہوتا ہے جو مستقبل کی فکر کرتا ہے۔ جو لوگ ماضی کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ وہ ایک بے عقلی کی چیز میں لگ جاتے ہیں۔ اور جو لوگ حال کے پیچھے لگ جاتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کی مثال اس انسان کی سی ہوتی ہے جو ایک ایسے کام کے پیچھے پڑا ہوا ہو۔ کہ پیشتر اس سے کہ کام شروع کرے وہ ختم ہو جاتا ہے۔ جو شخص

مستقبل کی فکر

کرتا ہے۔ وہ یقیناً ایسی چیز کے لئے کوشش کرتا ہے۔ جو اس کے قابو میں آسکتی ہے۔ اور حقیقت میں کسی چیز کی حفاظت کا یہی طریق ہے۔ کہ آگے سے اس کا راستہ روک لیا جائے۔ پرانے زمانہ میں وقت سے فائدہ اٹھانے کی جو تصویر بنائی جاتی تھی۔ اس میں یہ دکھایا جاتا تھا۔ کہ ایک شخص آگے سے ہو کر اس کے ماتھے کے بال پکڑ لیتا ہے جس کا مطلب یہی ہے۔ کہ وقت کو مستقبل سے ہی پکڑا جا سکتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ کہ

مومنوں کو چاہیئے

کہ وہ ہر کام کرتے وقت ماضی کی فکر چھوڑ دیں۔ اور حال پر وقت ضائع نہ کریں۔ اور مستقبل کے متعلق تیاری شروع کر دیں۔ تاکہ ان کی کوشش اور سعی رائگان نہ جائے۔

مجھے یاد ہے۔ جب

ملکانہ میں تبلیغ کا کام

شروع کیا گیا۔ تو اس وقت ارتداد کے باعث مسلمانوں میں ایک شور برپا تھا۔ لیکن وہ جہاں جاتے۔ انہیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا۔ اور ہر جگہ سے شکست نصیب ہوتی۔ میں نے جب تبلیغ کا کام شروع کیا۔ تو پہلے ایک سروے کرائی۔ اور چودھری فتح محمدؐ صاحب کو وہاں بھیجا۔ کہ وہ حالات کا مطالعہ کر کے رپورٹ کریں۔ کہ کس طریق سے مؤثر رنگ میں تبلیغ کی جا سکتی ہے انہوں نے وہاں سے رپورٹ بھجوائی جس میں ایک معقول تجویز پیش کی گئی انہوں نے لکھا۔ کہ

مسلمانوں کی ناکامی کی وجہ

یہ ہے۔ کہ آریہ لوگ جن دیہات میں جاتے ہیں۔ مسلمان بھی ان کے پیچھے پیچھے وہیں چلے جاتے ہیں۔ لیکن چونکہ آریوں نے وہاں پہلے سے لوگوں کو اپنے قابو میں کر کے مسلمانوں کے خلاف بھڑکا دیا ہوتا ہے۔ اس لئے مسلمان جب وہاں جاتے ہیں۔ تو وہ لوگ انہیں مار مار کر نکال دیتے ہیں۔ اور ان کی بات تک سننا گوارا نہیں کرتے چودھری صاحب نے لکھا۔ ان کو اجازت دی جائے۔ کہ جن علاقوں میں جہاں آریوں کا اثر قائم ہو چکا ہے۔ ان کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔ اور درمیان میں کچھ فاصلہ رکھ کر ان علاقوں کی طرف توجہ کی جائے۔ جہاں ابھی تک آریوں کا اثر قائم نہیں ہوا۔ اور جہاں ابھی آریہ نہیں پہونچے۔ تاکہ وہاں قبل اس کے کہ آریہ اپنا اثر جمانے کی کوشش کریں۔ لوگوں کو پہلے سے ان کے خلاف پوری طرح تیار کر لیا جائے۔ تاکہ آریہ وہاں پاؤں جما ہی نہ سکیں۔

یہ تجویز چونکہ نہایت معقول تھی۔ اس لئے میں نے فوراً انہیں حکم بھیج دیا۔ کہ اس پر عمل کیا جائے۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہاں

دو قسم کے قلعے

بن گئے۔ ایک تو وہ قلعے تھے جن پر آریوں کا قبضہ تھا۔ لیکن دوسرے قلعے ایسے تھے۔ جو ہمارے آدمیوں کے قبضہ میں تھے۔ وہاں کے لوگ آریوں کو اپنے گاؤں میں گھسنے نہ دیتے۔ اور نہ ان کے فریب میں آتے۔ اس طریق سے آریوں کے راستے مسدود ہو گئے اور ان کی ترقی رُک گئی۔ لیکن اگر ہم بھی دوسرے مولویوں کی طرح آریوں کے پیچھے پیچھے جا کر تبلیغ کرتے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ وہی شکست جو انہیں ملی ہمیں بھی نصیب ہوتی ؂

پس اللہ تعالےٰ نے ہمیں

ایک گُر

بتایا ہے۔ کہ جس پر چل کر انسان نقصان نہیں اُٹھاتا۔ اور وہ گُر یہ ہے۔ کہ مستقبل کی فکر کرو۔ اگر ماضی کے خطرات کی طرف نگاہ دوڑاؤ گے۔ تو اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ اور اگر تمہارا حال بھیانک ہے۔ اور تم اُس کی فکر میں لگ جاؤ گے۔ تو وہ تمہاری ساری طاقتوں کو زائل کر دے گا۔ چاہیئے یہ کہ ماضی اور حال کی الجھن سے نکل کر اپنا مستقبل سنوارنے کی کوشش کی جائے۔ میرے پاس چند دن ہوئے ایک سکھ آیا۔ اس نے کہا۔ کہ

نیکی کے معاملہ میں بڑی دقت

کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نفس ایک چیز کا مقابلہ کرتے کرتے ہار جاتا ہے اور انسان بُرائی کر بیٹھتا ہے۔ میں نے بتایا۔ کہ انسان اس لئے ناکام رہتا ہے۔ کہ وہ ہمیشہ حال کے جھگڑے میں پڑا رہتا ہے۔ میں نے کہا۔ کوئی حال جو بیسیوں ماضیوں کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ کس طرح درست ہو سکتا ہے جب تک اس کے پیچھے اچھے ماضیوں کی طاقت نہ ہو۔ اس لئے تم حال کو بھول جاؤ۔ اور آئندہ کے لئے نیکی کی نیت کر لو۔ تاکہ تمہارے دشمن نے تمہارے خلاف جو قلعے تعمیر کر رکھے ہیں۔ تم مستقبل میں نیکی کی نیت کر کے اس کے خلاف قلعے تعمیر کر لو۔ جب تم مستقبل میں نیکی کی نیت کر لوگے۔ تو دیکھو گے۔ کہ تمہارے قلعے دشمن کے قلعے کے مقابلہ میں مضبوط ہوتے چلے جائیں گے۔ اور ایک وقت ایسا آ جائے گا۔ کہ تم دشمن پر غلبہ پا لوگے ؂

آگے اللہ تعالےٰ نے گُر بتایا ہے۔ کہ

مستقبل کو کس طرح درست کیا جا سکتا ہے۔

چنانچہ فرمایا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ یعنی چاہیئے کہ اعمال کو انسانوں کی خاطر کرنے کی بجائے خدا کی خاطر کرو۔ جب تم ایسا کرو گے۔ تو اللہ تعالےٰ تمہاری ڈھال بن جائے گا۔ اور جب خدا تعالےٰ تمہاری ڈھال بن جائے گا۔ تو وہ کب پسند کرے گا۔ کہ بدی کے تیر تم پر گریں۔ وہ تمہاری ہر طرح سے حفاظت کرے گا۔ اور تمہیں ہر بدی سے بچائے گا۔ کیونکہ اللہ ہی انسانی اعمال سے پوری طرح واقف ہے۔ انسان تو یہی کر سکتا ہے۔ کہ نیت درست کرے۔

پس تم

نیتیں درست کرلو

وہ تمہارے اعمال کو درست کر دیگا اس طرح تمہارا مستقبل درست ہو جائے گا۔ اور تمہارے قدم مضبوط ہو جائیں گے ؂

نکاح بھی انہی اعمال میں سے ہے۔ جو

انسان کے مستقبل پر اثر

ڈالتے ہیں۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو نکاح کے لئے انتخاب فرمایا جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ اس عمل میں بھی نیتوں کو خدا کے سپرد کر دو۔ تا کہ تمہارے اعمال کے نتیجہ میں تمہارا مستقبل نہایت شاندار ہو۔ پس نکاح کے نتیجہ میں اگر اعلےٰ درجے کی اولاد پیدا ہو۔ تو نکاح کرنے والا مرد۔ اور عورت اگر وہ زندہ ہوں۔ تو کتنے خوش ہوتے ہونگے۔ اور اگر وہ اس وقت تک فوت ہو جائیں۔ تو ان کی روحیں کس قدر مسرور ہوتی ہونگی۔ کہ میں زندگی بسر کرنے والے والدین رسول کریم (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ازواج کو جب یہ علم دیا جاتا ہوگا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور آپ کے صحابہ کے ذریعہ دنیا کو کتنی

عظیم الشان نعمت

ملی۔ تو انہیں کتنی خوشی ہوتی ہوگی۔ اور وہ کتنا فخر کرتے ہونگے۔ خاوند کی روح بیوی کی روح سے کہتی ہوگی۔ دیکھو ہمارا اتحاد کس قدر بابرکت ثابت ہوا۔ اور بیوی کی روح خاوند کی روح کو سناتی ہوگی۔ کہ دیکھو ہمارے اتحاد کا کتنا شاندار نتیجہ نکلا ؂

یہ خطبہ پڑھنے کے بعد حضور نے اعلان نکاح کرتے ہوئے فرمایا۔ فریقین میں یہ شرط قرار پائی ہے۔ کہ بصورت تبدیلی عقائد احمدیت مولوی محمد عبد السلام صاحب یا ان کی عدم پابندی مذہب۔ یا ان کی عدم ایفاء حقوق زوجہ مسلمہ خاوند کی درخواست پر عدالت قضاء کو اختیار ہوگا۔ کہ نکاح فسخ کر دیا جائے ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تزکیۂ نفس

ذکرِ الٰہی کی مختلف اقسام

عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشقِ صنم۔ لب پہ مگر نام نہ ہو

۲

اشاعتِ گذشتہ میں بتایا جاچکا ہے۔ کہ ذکرِ الٰہی کے متعلق قرآن مجید احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں انتہائی تاکید پائی جاتی ہے۔ وہ عاشقانِ حضرتِ احدیت کی غذا۔ مضطرب دلوں کی دوا اور آستانۂ قدس پر اپنا سر جھکانے والوں کے لئے ایک جامِ لقا ہے۔ جو شخص محبتِ الٰہی کا دعوےٰ کرتا۔ مگر اس کا دل اس کے ذکر سے ناآشنا رہتا ہے۔ وہ عبث اپنے آپ کو زمرۂ عشاق میں شمار کرتا ہے۔ اس کے دعوے سب ہیچ اور اس کی تعلیاں سب بے ہودہ ہیں۔ کیونکہ ؎

آگ ہوگی تو دھواں اس سے اٹھیگا محمود
غیر ممکن ہے کہ ہو عشق پہ اعلان نہ ہو

پہلا ذکر

بہرحال جن کے دلوں میں یہ تڑپ ہو کہ وہ ذکرِ الٰہی پر دوام اختیار کریں۔ انہیں بتایا جاتا ہے۔ کہ قرآن کریم نے ذکرِ الٰہی کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا ہے چنانچہ پہلا ذکر جو قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے نماز ہے اللہ تعالےٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ انّنی انا اللّٰہ لا الٰہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوٰۃ لذکری۔ یعنے اے انسان میں ہی تیرا خدا ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میری عبادت کر اور میرے ذکر کے لئے نماز قائم کر۔ اس آیت میں خدا تعالےٰ نے ذکر کا لفظ صلوٰۃ کے معنوں میں استعمال کیا ہے پس پہلا اور بڑا ذکر یہ ہے۔ کہ انسان پنجگانہ نماز کا التزام کرے۔ اور اسے اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرے

پنجگانہ نماز کا التزام ایسی اہم چیز ہے کہ اسلام کی بنیاد جن پانچ باتوں پر رکھی گئی ہے۔ ان میں سے ایک نماز بھی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ جب تک وہ پنجگانہ نماز کا التزام نہیں رکھتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی کشتی نوح میں یہ تحریر فرما کر کہ

"جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

اور دس شرائط بیعت میں سے تیسری شرط یہ قرار دے کر کہ بیعت کنندہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔" جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے پنجگانہ نماز کا التزام کھرے اور کھوٹے میں امتیاز کا ایک معیار قرار دے دیا ہے۔

نمازوں کو باالتزام ادا کرنیکی نصیحت

پس جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے یہ ذکر نہایت اہمیت رکھتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مختلف کتب میں اس پر زور دیا ہے ایک جگہ تو آپ نہایت رنج اور درد بھرے الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"نماز کیا ہے؟ یہ ایک خاص دعا ہے مگر افسوس ہے۔ کہ لوگ اسکو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے۔ کہ بھلا خدا تعالےٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے۔ اس کی غنائے ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا اور تسبیح اور تہلیل میں مصروف ہو۔ بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے۔ کہ وہ اس طریق سے اپنے مطلب کو پہونچ جاتا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے۔ کہ آج کل عبادت اور تقوےٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالےٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزہ آنا چاہیئے وہ مزا نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالےٰ نے رکھا نہ ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزہ نہیں اٹھا سکتا۔ اور وہ اسے تلخ یا بالکل پھیکا سمجھتا ہے اسی طرح سے وہ لوگ جو عبادتِ الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے۔ ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جیسا میں نے ابھی کہا ہے۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ جس میں خدا تعالےٰ نے کوئی نہ کوئی لذت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالےٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اس عبادت میں اس کے لئے ایک لذت اور سرور نہ ہو۔ لذت اور سرور تو ہے۔ مگر اس سے حظ اٹھانے والا بھی تو ہو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ اب انسان جبکہ عبادت ہی کے لئے پیدا ہوا ہے۔ ضروری ہے کہ عبادت میں لذت اور سرور بھی درجہ غائت کا رکھتا ہو۔ اس بات کو ہم اپنے روزمرہ کے مشاہدہ اور تجربہ سے خوب سمجھ سکتے ہیں مثلاً دیکھو اناج اور تمام خوردنی اور نوشیدنی اشیاء انسان کے لئے پیدا کی ہیں۔ تو کیا ان سے وہ ایک لذت اور حظ نہیں پاتا۔ کیا اس ذائقہ اور مزے کے احساس کے لئے اس کے مونہہ میں زبان موجود نہیں؟ کیا وہ خوبصورت اشیاء کو دیکھ کر نباتات ہوں یا جمادات۔ حیوانات ہوں یا انسان حظ نہیں پاتا؟ کیا دل خوش کن اور سریلی آوازوں سے اس کے کان محظوظ نہیں ہوتے؟ پھر کیا کوئی دلیل اور بھی اس امر کے اثبات کے لئے مطلوب ہے کہ عبادت میں لذت نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے عورت اور مرد کو رغبت دی ہے۔ اب اس میں زبردستی نہیں کی۔ بلکہ ایک لذت بھی رکھ دی ہے۔ اگر محض توالد و تناسل ہی مقصود بالذات ہوتا تو مطلب پورا نہ ہو سکتا۔ عورت اور مرد کی برہنگی کی حالت میں ان کی غیرت قبول نہ کرتی۔ کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ تعلق پیدا کریں مگر اس میں ان کے لئے ایک حظ ہے۔ اور ایک لذت ہے۔ یہ حظ اور لذت اس درجہ تک پہونچی ہے کہ بعض کوتاہ اندیش انسان اولاد کی بھی پروا اور خیال نہیں کرتے۔ بلکہ ان کو صرف حظ ہی سے کام اور غرض ہے۔ خدا تعالیٰ کی علت غائی بندوں کا پیدا کرنا تھا۔ اور اس سبب کے لئے ایک تعلق عورت اور مرد میں قائم کیا۔ اور ضمناً اس میں ایک حظ رکھ دیا۔ جو اکثر نادانوں کے لئے مقصود بالذات ہو گیا ہے۔ اسی طرح سے خوب سمجھ لو۔ کہ عبادت بھی کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں۔ اور اس میں بھی ایک لذت اور سرور ہے۔ اور یہ لذت اور سرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظ نفس سے بالاتر اور بالاتر ہے۔ جیسے عورت اور مرد کے باہم تعلقات میں ایک لذت ہے اور اس سے وہی بہرہ مند ہو سکتا ہے۔ جو مرد ہے اور اپنے قوےٰ صحیح رکھتا ہے۔ ایک نامرد اور مخنث وہ حظ نہیں پا سکتا۔ اور جیسے ایک مریض کسی عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ غذا کی لذت سے محروم ہے۔ اسی طرح پر ہاں ٹھیک ایسا ہی وہ کم بخت انسان ہے۔ جو عبادتِ الٰہی سے لذت نہیں پاسکتا

120

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورت اور مرد کا جوڑا تو باطل اور عارضی جوڑا ہے۔ میں کہتا ہوں حقیقی ابدی اور لذت مجسم جو جوڑا ہے۔ وہ انسان اور خدا تعالےٰ کا ہے۔ مجھے سخت اضطراب ہوتا۔ اور کبھی کبھی یہ رنج میری جان کو کھانے لگتا ہے۔ کہ ایک دن اگر کسی کو روٹی یا کھانے کا مزا نہ آئے طبیب کے پاس جاتا اور کیسی کیسی منتیں اور خوشامدیں کرتا اور روپیہ خرچ کرتا۔ اور دکھ اٹھاتا ہے۔ کہ وہ مزا حاصل ہو۔ وہ نامرد جو اپنی بیوی سے لذت حاصل نہیں کر سکتا بعض اوقات گھبرا گھبرا کر خودکشی کے ارادے تک پہنچ جاتا ہے۔ اور اکثر موتیں اس قسم کی ہو جاتی ہیں۔ مگر آہ وہ مریض دل۔ وہ نامرد کیوں کوشش نہیں کرتا جسکو عبادت میں لذت نہیں آتی۔ اس کی جان کیوں غم سے نڈھال نہیں ہو جاتی ہے دنیا اور اس کی خوشیوں کے لئے تو کیا کچھ کرتا ہے۔ مگر ابدی اور حقیقی راحتوں کی وہ پیاس اور تڑپ نہیں پاتا۔ کس قدر بے نصیب ہے کیسا ہی محروم ہے! عارضی اور فانی لذتوں کے علاج تلاش کرتا ہے اور پا لیتا ہے۔ کیا ہو سکتا ہے کہ مستقل اور ابدی لذت کے علاج نہ ہوں۔ ہیں اور ضرور ہیں۔ مگر تلاش حق میں مستقل اور پویہ قدم درکار ہیں۔ قرآن کریم میں ایک موقعہ پر اللہ تعالےٰ نے صالحین کی مثال عورتوں سے دی ہے۔ اس میں بھی سر اور بھید ہے۔ ایمان لانے والوں کو آسیہ اور مریم سے مثال دی ہے یعنی خدا تعالےٰ مشرکین میں سے مومنوں کو پیدا کرتا ہے۔ بہر حال عورتوں سے مثال دینے میں دراصل ایک لطیف راز کا اظہار ہے۔ یعنی جس طرح عورت اور مرد کا باہم تعلق ہوتا ہے۔ اسی طرح پر عبودیت اور ربوبیت کا رشتہ ہے۔ اگر عورت اور مرد کی باہم موافقت ہو۔ اور ایک دوسرے پر فریفتہ ہو۔ تو وہ جوڑا ایک مبارک اور مفید ہوتا ہے۔ ورنہ نظام خانگی بگڑ جاتا ہے۔ اور مقصود بالذات حاصل نہیں ہوتا ہے۔ مرد اور جگہ خراب ہو کر

صدہا قسم کی بیماریاں لے آتے ہیں۔ آتشک سے مجذوم ہو کر دنیا میں ہی محروم ہو جاتے ہیں۔ اور اگر اولاد ہو بھی جائے تو کئی پشت تک یہ سلسلہ چلا جاتا ہے۔ اور ادھر عورت بے حیائی کرتی پھرتی ہے۔ اور عزت و آبرو کو ڈبو کر بھی سچی راحت حاصل نہیں کر سکتی۔ غرض اس جوڑے سے الگ ہو کر کس قدر بد نتائج اور فتنے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح پر انسان روحانی جوڑے سے الگ ہو کر مجذوم اور مخذول ہو جاتا ہے۔ دنیاوی جوڑے سے زیادہ رنج و مصائب کا نشانہ بنتا ہے۔ جیسا کہ عورت اور مرد کے جوڑے سے ایک قسم کی بقا کے لئے حظ ہے۔ اسی طرح پر عبودیت اور ربوبیت کے جوڑے میں ایک ابدی بقا کے لئے حظ موجود ہے۔ صوفی کہتے ہیں۔ کہ یہ حظ جس کو نصیب ہو جائے وہ دنیا اور مافیہا کے تمام حظوظ سے بڑھکر ترجیح رکھتا ہے۔ اگر ساری عمر میں ایک بار بھی اس کو معلوم ہو جائے۔ تو وہ اس میں ہی فنا ہو جائے۔ لیکن مشکل تو یہ ہے۔ کہ دنیا میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے۔ جنہوں نے اس راز کو نہیں سمجھا۔ اور ان کی نمازیں نری ٹکریں ہیں۔ اور اوپرے دل کے ساتھ ایک قسم کی قبض اور تنگی سے صرف نشست و برخاست کے طور پر ہوتی ہے۔ مجھے اور بھی افسوس ہوتا ہے۔ کہ جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ صرف اس لئے نمازیں پڑھتے ہیں۔ کہ وہ دنیا میں معتبر اور قابل عزت سمجھے جائیں۔ اور پھر اس نماز سے یہ بات انکو حاصل بھی ہو جاتی ہے۔ یعنی وہ نمازی اور پرہیزگار کہلاتے ہیں۔ پھر کیوں ان کو یہ کھا جانے والا غم نہیں لگتا۔ کہ جب جھوٹے موٹے اور بیدلی کی نماز سے ان کو یہ مرتبہ حاصل ہو سکتا ہے۔ تو کیوں ایک سچے عابد بننے سے ان کو عزت نہ ملے گی۔ اور کیسی عزت ملیگی۔ غرض میں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور سست اسی لئے ہوتے ہیں۔ کہ ان کو اس لذت

اور سرور سے اطلاع نہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے۔ اور بڑی بھاری وجہ کسل کی یہی ہے۔ پھر شہروں اور گاؤں میں تو اور بھی سستی اور غفلت ہوتی ہے۔ سو پچاسواں حصہ بھی تو پوری مستعدی اور سچی محبت سے اپنے مولائے حقیقی کے حضور سر نہیں جھکاتے۔ پھر سوال یہی ہوتا ہے۔ کہ کیوں ان کو اس لذت کی اطلاع نہیں۔ اور نہ کبھی اس مزے کو انھوں نے چکھا۔ اور مذاہب میں ایسے احکام نہیں ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ ہم اپنے کاموں میں مبتلا ہوتے ہیں اور موذن اذان دیدیتا ہے۔ پھر وہ سننا بھی نہیں چاہتے گویا ان کے دل دکھتے ہیں۔ یہ لوگ بہت ہی قابل رحم ہیں۔ بعض لوگ یہاں بھی ایسے ہیں کہ ان کی دکانیں دیکھو تو مسجد کے نیچے ہیں۔ مگر کبھی جا کر کھڑے بھی تو نہیں ہوتے۔ پس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالےٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئیے کہ جس طرح اور پھلوں اور اشیا کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں۔ نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزا چکھا دے۔ کھایا ہوا یاد رہتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کسی خوبصورت کو ایک سرور کیساتھ دیکھتا ہے۔ تو وہ اسے خوب یاد رہتا ہے۔ اور پھر اگر کسی بدشکل اور مکروہ ہیئت کو دیکھتا ہے۔ تو اس کی ساری حالت اس کے بالمقابل مجسم ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ ہاں اگر کوئی تعلق نہ ہو تو کچھ

یاد نہیں رہتا۔ اسی طرح بے نمازوں کے نزدیک نماز ایک تاوان ہے۔ کہ ناحق صبح اٹھکر سردی میں وضو کر کے خواب راحت چھوڑ کر اور کئی قسم کی آسائشوں کو چھوڑ کر [illegible] پڑتی ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ اسے بیزاری ہے وہ اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ اس لذت اور راحت سے جو نماز میں ہے۔ اس کو اطلاع نہیں ہے۔ پھر نماز میں لذت کیونکر حاصل ہو۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک شرابی اور نشہ باز انسان کو جب سرور نہیں آتا۔ تو وہ پے درپے پیتا جاتا ہے۔ یہانتک کہ اس کو ایک قسم کا نشہ آجاتا ہے۔ دانشمند اور زیرک انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ نماز پر دوام کرے اور پڑھتا جائے۔ یہانتک کہ اس کو سرور آجائے۔ اور جیسے شرابی کے ذہن میں ایک لذت ہوتی ہے جس کا حاصل کرنا اس کا مقصود بالذات ہوتا ہے۔ اسی طرح سے ذہن میں اور ساری طاقتوں کا رجحان نماز میں اسی سرور کو حاصل کرنا ہو۔ اور پھر ایک خلوص اور جوش کے ساتھ کم از کم اس نشہ باز کے اضطراب اور قلق و کرب کی مانند ہی ایک دعا پیدا ہو کر وہ لذت حاصل ہو۔ تو میں کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً وہ لذت حاصل ہو جائیگی۔ غرض نماز ایک اہم تحریک [illegible] ہے جس کی طرف احباب کو خاص طور پر توجہ کرنی [illegible]

ہوشیارپور شہر میں مسلمان عورتوں کے اغوا کا اڈہ

عرصہ دو سال سے دیانند [illegible] سوسائٹی ہوشیارپور جاری ہے جسمیں چار مسلمان عورتیں ملازم ہیں جنکو ۲۰-۲۰ روپیہ تنخواہ دیجاتی ہے۔ ان کا کام یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے گھروں میں جاتی ہیں اور جو عورت اپنے شوہر سے ناراض ہو یا غریب ہو اسکو ورغلا کر آریہ بنا لیا جاتا ہے۔ یہ عورتیں علاوہ شہر میں چکر لگانے کے دیہات میں بھی جاتی ہیں۔ اور جو عورتیں ان کے دام تزویر میں پھنس جاتی ہیں انکو ایک خفیہ مکان میں جو سادھو آشرم کے نام سے موسوم ہے پوشیدہ رکھا جاتا ہے۔ وہاں کسی مسلمان کو جانے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ میں ایک ہندو دوست کے ہمراہ بھیس بدل کر وہاں گیا اور سب حالات خود دیکھے جو مسلمان عورت آریہ بن جاتی ہے اسکی شادی ہندو سے کر دی جاتی ہے [illegible] اس سے روپیہ لیکر یہ اقرار نامہ لکھوایا جاتا ہے کہ وہ اس عورت کو کسی دوسرے کے پاس فروخت نہ کرے [illegible] صرف ایک ماہ میں ۵۴ مسلمان عورتیں آریہ بنائی گئی ہیں۔ مگر افسوس مسلمان بیدار نہیں ہوتے۔ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانی پت کے مظلوم ہندو

۱۱ اپریل کے نام نہاد "ملاپ" میں رنبیر صاحب نے "پانی پت کے ہندو" کے عنوان سے پانچ سطر کا ایک شذرہ قلمبند کیا ہے۔ مگر اتحاد و اتفاق کے اس علمبردار نے ان پانچ سطروں ہی میں اس قدر زہر بھر دیا ہے۔ جو دوسرا پانچ مضامین میں بھی نہ لکھ سکتا۔ فرماتے ہیں "پانی پت میں جو کچھ ہوا۔ اس کے لئے کون ذمہ دار ہے؟ اس کے متعلق ہم اس وقت کسی بحث میں نہیں پڑنا چاہتے"۔ آپ چاہے اس بحث میں پڑنا چاہیں۔ یا نہ پڑنا چاہیں۔ مگر ہم آپ کو بتائے دیتے ہیں۔ کہ اس کا ذمہ دار کون ہے۔

(۱) اس کے ذمہ دار ہیں۔ وہ متعصب نادان اور شریر اشخاص جنہوں نے خواہ مخواہ مسلمانوں کو چھیڑنے اور دق کرنے اور ان کو چڑانے اور پریشان کرنے کے لئے مسلمانوں کی مملوکہ اور مقبوضہ زمین میں سے درگاہ اور مسجد کے عین سامنے سے ہولی اور پھاگ کے جلوس نکالنے پر اصرار کیا۔ اور ذرا بھی انصاف اور رواداری سے کام نہ لیا۔ نہ مسلمانوں کے جذبات کا خیال کیا۔ نہ مسجد اور درگاہ کے احترام کا لحاظ کیا۔

(۲) اس کے ذمہ دار ہیں۔ وہ اخبارات جو پانی پت کے ہندوؤں کو ہر موقع پر بھڑکاتے رہے۔ جس کے نتیجہ میں یہ دردناک واقعہ رونما ہوا۔

(۳) اس کے ذمہ دار ہیں۔ وہ لیڈر جنہوں نے ہندوؤں کو چڑھائے رکھا۔ کہ خبردار جو اس راستہ سے گذرنے میں تامل کیا

(۴) اس کے ذمہ دار ہیں۔ وہ حکام جنہوں نے مسلمانوں کی مملوکہ زمین سے ہولی کے جلوسوں کے گذرنے کی اجازت دی۔

(۵) اس کے ذمہ دار ہیں۔ ضلع کے وہ حکام جو گولی چلنے کے وقت پانی پت میں موجود ہونے کے باوجود اور خطرہ کے احساس و علم کے ہوتے ہوئے مزے اور بے فکری کے ساتھ آرام سے اپنے بنگلوں میں بیٹھے رہے۔ اور اس وقت پہنچے جب کہ سات مسلمان خاک و خون میں تڑپ رہے تھے۔ اور بہت سے زخمی ہو چکے تھے۔

(۶) اس کا ذمہ دار ہے وہ ہندو پولیس آفیسر جو عین موقع پر موجود تھا۔ اور جس کی موجودگی میں پولیس نے نہتے پرامن اور ہاتھ باندھے ہوئے اور لیٹے ہوئے مسلمانوں پر گولیاں چلائیں۔ اور بہیمیت۔ وحشت جہالت۔ دشمنی اور عداوت کی ایسی بدترین مثال پیش کی جس کی نظیر ہندوستان کی ساری سیاسی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔

آگے چل کر رنبیر صاحب فرماتے ہیں کہ پانی پت کے واقعہ نے پنجاب بھر کے مسلمانوں میں بے چینی پیدا کر دی ہے۔ مگر "پانی پت کے ہندوؤں سے کیا گذری؟ انہیں کونسی مشکلوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے متعلق کسی ہندو نے زبان تک نہیں ہلائی"۔

آیئے ہم آپ کو بتائیں کہ "پانی پت کے ہندوؤں سے کیا گذری؟"

(۱) وہ اپنے اپنے گھروں میں نہایت آرام و اطمینان سے بیٹھے رہے۔ اور ان میں سے کسی کی نکسیر بھی نہ پھوٹی۔

(۲) انہوں نے مسلمانوں کے اس قتل عام پر خوشی کے شادیانے بجائے بڑے اطمینان کا اظہار کیا۔ اپنے گھروں کو تالے لگا کر کوٹھوں پر چڑھ گئے اور وہاں ہنس ہنس کر اور تالیاں بجا بجا کر اپنی خوشی و مسرت کا اظہار کیا۔

(۳) انہوں نے شہر کے متعدد مقامات پر مسلمانوں کی تیزاب۔ لاٹھیوں اور پتھروں سے تواضع کی۔ یہاں تک کہ اسسٹنٹ میں ڈپٹی کمشنر صاحب بھی آ گئے اور ان کے کپڑے بھی پھینکے ہوئے تیزاب سے جل گئے۔ بھلے کو تیزاب ان کے چہرہ پر نہ پڑا۔

(۴) انہوں نے پولیس میں جھوٹی رپورٹیں درج کرانے اور مسلمانوں کے سر اتہام لگانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی کبھی ایک ہندو بیوہ کا تیل ڈال کر آگ لگا دینے کا سراسر جھوٹا افسانہ گھڑا۔ کبھی دوکانوں کے لوٹ لینے کی من گھڑت کہانیاں بیان کیں۔ کبھی ہندو افسران کو ایک کوٹھڑی میں بند کر دینے کی قابل مضحکہ حکایت بیان کی۔ جس کا دروازہ توڑ کر بمشکل یہ بہادر ہندو افسر باہر آ سکے

(۵) انہوں نے پولیس اور ان ہندو آفیسروں کے گولی چلانے کے واقعے کو انتہائی زور کے ساتھ حق بجانب اور بالکل جائز اور ضروری قرار دینے میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا۔

(۶) انہوں نے اس موقع پر اخباروں میں جھوٹا پروپیگنڈا کرنے اور مسلمانوں کو غنڈا اور بدمعاش بتانے اور لکھنے میں انتہا کر دی۔

رنبیر صاحب نے یہ فقرا بڑا عجیب لکھا ہے۔ کہ کسی ہندو نے پانی پت کے ہندوؤں کے متعلق "زبان تک نہ ہلائی"۔ قربان جایئے اس سادگی اور بے خبری کے۔ ذرا روزنامہ تیج دہلی کو تو اٹھا کر دیکھئے۔ کس زور شور کے ساتھ پانی پت کے ہندوؤں کی فرضی اور مصنوعی مظلومیت کا ڈھول پیٹا جا رہا ہے۔ اور کیسی کیسی عجیب و غریب حکایتیں روزمرہ تصنیف کر کے مسلمانوں کو ظالم اور ہندوؤں کو مظلوم ظاہر کیا جا رہا ہے۔

آخر میں ہم مہاشہ رنبیر سے واقعہ پانی پت کے متعلق انہیں کے اپنے الفاظ میں صرف اس قدر کہیں گے کہ "اس ذہنیت کو بدل دیجئے"

شیخ محمد اسماعیل پانی پتی۔

لکھنؤ میں احرار کا حشر

تحریک مدح صحابہ کے ابتدائی ایام میں یوپی کے سادہ لوح سنیوں میں یہ احساس پیدا ہو گیا تھا۔ کہ پنجابی احرار صوبجات متحدہ میں اسلامی عقائد کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن جب اس تحریک کو ہنگامۂ انتخاب میں دفن کر دیا گیا۔ تو لوگوں کو معلوم ہو گیا۔ کہ احراری جدوجہد کا دریا بھی فریب سراب تھا۔ یہ کوتاہ آستین جو دلق کو گندمی ملمع کا پردہ بناتے ہیں۔ درحقیقت ان لوگوں میں سے ہیں۔ جو مذہب کے زینہ سے اسمبلی کے ایوان تک پہنچنا چاہتے ہیں۔ بایں ہمہ احرار کو اپنی سرگرمیوں میں بہت زیادہ ناکامی نہیں ہوئی۔ انہوں نے مسلمانوں کے افتراق سے اپنی لیڈری کے لئے جگہ مہیا کر لی۔ چنانچہ آج کل لکھنؤ میں احرار پولیٹیکل کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس میں مسلمانوں کا جذبۂ نفرت جس افسوسناک صورت میں رونما ہوا۔ اس کی تفصیل ایسوسی ایٹڈ پریس کی زبانی ہدیہ قارئین ہو چکی ہے۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلامیان لکھنؤ احراری قیادت سے رموز و اسرار کا پردہ

خوشخبری خوشخبری

ہر شخص بغیر لائسنس کے رکھ سکتا ہے

جرمن پستول

جرمن کی نئی ایجاد ہے۔ اس کی شکل و صورت اصل پستول کی مانند ہے۔ اور بخوبی کوٹ کی جیب میں رکھا جا سکتا ہے۔ چور ڈاکو اور خونخوار جانور اسکی شکل دیکھکر ہی بھاگ جاتے ہیں۔ اسکی آواز بھی اصل پستول کی مانند ہی ہے۔ بوقت ضرورت حفاظت خود کے لئے نہایت اعلیٰ چیز ہے۔ اس کے میگزین میں دس عدد کارتوس بھرے جا سکتے ہیں۔ جو کہ یکے بعد دیگرے چلائے جا سکتے ہیں۔ آزمائش شرط ہے قیمت پستول معہ ۵۰ عدد کارتوس صرف چار روپیہ۔ محصولڈاک گیارہ آنہ فالتو کارتوس ۵۰ عدد کے لئے صرف ایک روپیہ۔ ناپسند ہو تو دام واپس ملنے کا پتہ

مینیجر دی جرمن ناولٹی سٹور کراچی شہر

121
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور ان پر یہ حقیقت روز روشن کی طرح ظاہر ہو چکی ہے۔ کہ اس جماعت کا نصب العین صرف افتراق مسلمین ہے۔ اگرچہ احرار نے تحریک مدح صحابہ کی تلافی کے طور پر اپنی جماعت کے ایک شیعہ رکن کو کانفرنس کا صدر بنا دیا تھا۔ لیکن یہ چال بھی کامیاب نہ ہوئی کیونکہ شیعہ تو پہلے ہی متنفر تھے۔ اب سنیوں کو بھی یقین ہو گیا۔ کہ جو لوگ کل مدح صحابہ کے لئے مجاہدانہ نعرہ لگاتے تھے۔ آج ایک ایسے شخص کی قیادت پر کیوں اعتماد کرتے ہیں۔ جو مخالفین مدح صحابہ کا اعتقادی بھائی ہے۔ دوسری طرف مولوی مظہر علی کے خلاف شیعوں کو جو نفرت ہے۔ اس کا اندازہ لکھنؤ کے امامیہ اخبارات کی تحریروں سے لگایا جا سکتا ہے۔ جن کا ایک ایک لفظ مولوی صاحب کے سینۂ قیادت کے لئے زہریلے تیر سے کم نہیں۔ ان حقوق کے پیش نظر لکھنوی مسلمانوں نے اینٹوں اور پتھروں سے احراری وقار کی ہنڈیا پھوڑ دی تو اس پر ہمیں افسوس تو ضرور ہے لیکن اس نامبارک واقعہ کی ذمہ داری احرار ہی پر عائد ہوتی ہے۔ جن کی بے اصولی نے مسلمانوں کے ہر طبقہ کو مشتعل کر رکھا ہے اگرچہ مولوی حبیب الرحمن نے حسب عادت مظاہرین کو مرزائی کہکر اینٹوں کا جواب زبان سے دیدیا۔ لیکن یہ آزمودہ حربہ ہر جگہ کارگر نہیں ہو سکتا۔ مسلمان اچھی طرح جانتے ہیں کہ سرکار احرار سے اسی شخص کو مرزائی کے خطاب سے نوازا جاتا ہے۔ جو احرار کی ہاں میں ہاں ملانے سے انکار کرتا ہے۔ اگر احرار کے نزدیک یہی معیار مرزائیت ہے تو ایک دو ہزار کے بغیر ہندوستان کے تمام مسلمان مرزائی ہیں لیکن اب احراری "مرزائیت" کا بھرم نکل چکا ہے۔ اس لئے مولوی حبیب الرحمن اپنے مخالف کو مرزائی کی گالی دے کر مسلمانوں کی عقل پر ڈاکہ نہیں ڈال سکتے (زمیندار ۲۰ر اپریل)

صحیح سائنس سچے مذہب کے خلاف نہیں ہو سکتی

کراچی میں ایک دلچسپ لیکچر

کچھ عرصہ سے کراچی کی بعض سوسائٹیوں میں یہ مسئلہ زیر بحث چلا آ رہا ہے۔ کہ "سائنس کو مذہب پر فوقیت حاصل ہے۔ یا مذہب کو سائنس پر" اس کے متعلق عام خیال یہ پایا جاتا ہے۔ کہ سائنس مذہب پر تدریجاً غلبہ حاصل کر رہی ہے۔ اور یہ کہ کسی وقت مذہب کا وجود دنیا سے ناپید ہو جائے گا۔ چنانچہ اسی موضوع پر کراچی کے مشہور لیکچرار مسٹر ہردیال ہارڈی کا ایک لیکچر ینگ مین مسلم ایسوسی ایشن میں ہوا۔ جس میں انہوں نے یہ بتایا کہ دراصل مذہب اب دنیا سے آہستہ آہستہ مٹ رہا ہے۔ اور وہ دن بعید نہیں جبکہ سائنس مذاہب عالم پر کامل غلبہ حاصل کر لے گی۔ یا پھر ایسا مذہب دنیا میں قائم رہ سکیگا جو سائنس کا مؤید و مصدق ہو گا۔

کل شام مکرم ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کراچی نے مقامی تھیوسوفیکل سوسائٹی میں "مذہب و سائنس" کے موضوع پر بزبان انگریزی ایک لیکچر دیا۔ جسے حاضرین نے نہایت دلچسپی سے سنا۔ سامعین میں مختلف سوسائٹی کے لوگ شامل تھے۔ نیز مسٹر ہردیال ہارڈی بھی موجود تھے۔ جناب ڈاکٹر صاحب نے اپنی تقریر میں ثابت کیا کہ مذہب اور سائنس میں کوئی اختلاف نہیں مذہب خدا کا قول ہے۔ اور سائنس خدا کا فعل۔ اور کوئی سچا مذہب سائنس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کوئی سچی سائنس سچے مذہب کے خلاف ہو سکتی ہے۔ آپ نے مثالیں دیکر ثابت کیا۔ کہ سچا مذہب فی الحقیقت سائنس کا مؤید ہے۔ بلکہ یہ دونو ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ اور دونوں میں کسی قسم کا تضاد و تصادم نہیں پایا جاتا۔ بلکہ سائنس کی تحقیقات اور اس کی ترقی سچے مذہب کی صداقت کو زیادہ نمایاں کرنے والی ہوتی ہے۔ چنانچہ جس مذہب کا میں پیرو کار ہوں یعنی اسلام اس میں سائنس کی ترقی کا ذکر موجود ہے۔ پس موجودہ زمانہ میں سائنس کی جو ترقی ہو رہی ہے۔ وہ اسلامی اصول کی مطابقت کرنے کی وجہ سے اس کی تصدیق کر رہی ہے۔

آپ نے اختتام تقریر پر سامعین سے پُر زور اپیل کی۔ کہ جس طرح سائنس کے مطالعہ کے وقت آپ لوگ تعصب کو بالائے طاق رکھ کر سچی تحقیقات کو مان لیتے ہیں۔ اسی طرح مذہب کے متعلق خالی الذہن ہو کر مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اور جس مذہب میں سچائی ملے۔ اس کو مان لینا چاہیئے۔ مسٹر دستور نے جو اس جلسہ کے صدر تھے جناب ڈاکٹر صاحب کی تعریف کی۔ اور بتایا کہ فاضل لیکچرار نے جو دلائل پیش کئے ہیں۔ ان سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مذہب اور سائنس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

تھیوسوفیکل سوسائٹی سے فارغ ہو کر مولوی عبدالقادر صاحب مبلغ جناب ڈاکٹر صاحب اور خاکسار میاں نور محمد صاحب کی درخواست پیران کے محلہ میں گئے اور قریباً ایک گھنٹہ تک وہاں کے پنجابی فاکروبوں کو جو قریباً سارے کے سارے عیسائیت کے شکار ہو چکے ہیں۔ بذریعہ لیکچر اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ کر کے بتایا کہ اخوت اور مساوات اور عبادات کے جو طریق اسلام نے پیش کئے ہیں۔ وہ عیسائیت ہرگز پیش نہیں کر سکتی۔ تقریروں کے علاوہ انفرادی طور پر بھی عیسائیت کے نقائص بتلائے گئے۔ جس کا نہایت عمدہ اثر ہوا۔ انہوں نے مشروبات سے تواضع کی اور دوبارہ ایسی تقریر کرنے کے لئے درخواست کی۔

خاکسار:۔ محمد نواز کنگی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کراچی

راولپنڈی کے خریداران "الفضل" سے درخواست

راولپنڈی کے خریداران الفضل سے گذارش ہے کہ ماہواری چندہ ادا کرتے وقت مقامی محصلو کو الفضل کا چندہ بھی ضرور ادا کر دیا کریں۔ تاکہ خاکسار کو اپنی گوناں گوں مصروفیتوں کی وجہ سے ہر ایک خریدار کے پاس نہ جانا پڑے۔ نیز جن احباب کے ذمے الفضل کا بقایا ہے وہ بھی جلد ادا کر کے

ضلع جالندھر و ہوشیارپور میں اراضیات نیلام ہوتی ہیں

نمبران خسرہ ۳۱۱۷ و ۳۱۲۹ کل رقبہ ۶۹ کنال ۴ مرلہ واقعہ موضع راہوں تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر جو صدر انجمن احمدیہ کی مملوکہ و مقبوضہ قابل فروخت ہے۔ یہ رقبہ موقعہ پر ۳۰ را پریل ۱۹۳۷ء کو بروز جمعہ

اور

۴ کنال اراضی زرعی و ایک سکنی رقبہ جو سٹرعہ ضلع ہوشیارپور میں صدر انجمن کی مملوکہ و مقبوضہ ہے۔ اور با موقعہ ہے۔ ۲ر مئی ۱۹۳۷ء کو بروز اتوار موقعہ پر منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان نیلام کرینگے۔ بولی ختم ہونے پر ¼ حصہ زر نیلام فوراً وصول کر لیا جائے گا۔ اور بقیہ ¾ حصہ زر ثمن صدر انجمن احمدیہ قادیان سے منظوری حاصل ہونے پر وصول کر کے داخل خارج کرا دیا جائے گا۔ ارد گرد کے احمدی دوستوں کو چاہیئے کہ وہ مہربانی فرما کر اپنے اپنے علاقہ میں پروپیگنڈا کر کے زیادہ سے زیادہ خریدار پیدا کرنے کی پر زور کوشش فرما کر ممنون فرمائیں

ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرحدی شورش کے متعلق وزیر ہند کا پارلیمنٹ میں بیان

لنڈن ۱۹ اپریل۔ صوبہ سرحد کی صورت حالات کے متعلق مسٹر سورینسن اور مسٹر ناکس کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مسٹر بٹلر نائب وزیر ہند نے کہا۔ کہ اس وقت آزاد علاقہ میں جو گڑبڑ پھیلی ہے اور روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فقیر ایپی نے بڑے بھاری پیمانہ پر انگریزی حکومت کے خلاف قبائل میں پراپیگنڈا کیا ہوا ہے۔ اور اسی پراپیگنڈا کی وجہ سے غیر ذمہ دار قبائل کنٹرول سے باہر نکل گئے ہیں۔ اب حکومت ہند کی طرف سے اس امر کی زبردست کوشش ہو رہی ہے کہ کسی طرح اس فساد زدہ رقبہ میں امن وامان بحال کیا جائے۔ اور اس کے لئے جہاں قبائل کے سرکردہ لیڈروں پر سیاسی دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ وہاں ساتھ ہی ہوائی جہازوں سے بھی مدد لی جا رہی ہے۔ اس وقت تک جو فوجی کارروائی کی گئی ہے۔ وہ آمد ورفت کے قیام اور قافلوں کی حفاظت تک محدود ہے۔ ہماری افواج مذکورہ فرض کی بجا آوری میں مشغول تھیں۔ تو ان کو دو دفعہ قبائل والوں سے لڑنا پڑا۔ پہلی بار ۲۹ مارچ کو اور دوسری بار ۹ اپریل کو ان جھڑپوں میں جو افسر اور جوان ہلاک ہوئے ہیں۔ میں ان کے رشتہ داروں سے پوری پوری ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔ صورت حالات کی نزاکت کا حکومت کو پورا پورا احساس ہے۔

مسٹر ناکس نے سوال کیا۔ کہ کیا اس اطلاع میں کوئی سچائی ہے۔ کہ اس شورش میں کئی ایسے افسر ہلاک ہوئے ہیں جو قافلے کے سامنے کسی فوجی چوکی کی حفاظت کے بعد گئے تھے۔ جواب میں مسٹر بٹلر نے کہا کہ میں یہ ٹھیک ٹھیک نہیں جانتا کہ وہ افسر کہاں متعین تھے۔ لیکن اتنی خبر درست ہے کہ ان میں سے اکثر رخصت کے ایام گذار کر ڈیوٹی پر واپس آ رہے تھے۔

مسلمان کانگرس کے معاون بن سکتے ہیں قلی نہیں

مولانا حسرت موہانی صاحب نے کانگرس کی ان کوششوں کے سلسلہ میں کہ مسلمان کانگرس میں شریک ہوں۔ حسب ذیل اعلان اپنے اخبار "مستقل" میں شائع کیا ہے "اسمبلی صوبجات کے گذشتہ الکشن میں غیر معمولی کامیابی کی بنا پر زعمائے ہنود کا خیال ایک بار پھر اس جانب مائل ہوا ہے۔ کہ اگر جمہور ہنود کی طرح عامۃ المسلمین بھی کانگرس کے ہمنوا ہو جائیں تو حکومت کے خلاف عوام اہل ہند کے غلبہ کی تکمیل میں کوئی کسر باقی نہ رہے چنانچہ پنڈت جواہر لال نہرو نے اس باب میں عملی کارروائی بھی شروع کر دی ہے۔ اور ڈاکٹر اشرف کی نگرانی میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا ایک خاص شعبہ اسی غرض سے کھول دیا گیا ہے۔

اس تحریک کا دل سے خیر مقدم کرتے ہوئے ہمارے لئے کانگرس کے ارباب اختیار کو ایک خطرۂ عظیم سے آگاہ کر دینا ضروری ہے۔ جن الفاظ میں اور جس ذہنیت کے ساتھ اس تحریک کا آغاز ہوا ہے۔ اس سے ہمارے نزدیک مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کے بجائے ان کے دلوں میں مزید غلط فہمیوں کی پیدائش کا اندیشہ ہے۔ مثلاً دہلی کنونشن کے سلسلہ میں پنڈت جواہر لال کا یہ قول کہ "اب کوئی آل پارٹی کانفرنس ہمارے پیش نظر نہیں ہے" گویا اب تو ہم صرف متعین کانگرس کے فیصلہ کو فیصلہ سمجھتے اور مسلمانوں کو بھی مرعوب کر کے اسی فیصلہ کی تائید پر مجبور کر دینا چاہتے ہیں۔ اس کے جواب میں اگر مسلمان یہ کہیں کہ آزادی ہند کی جد وجہد میں ہم کانگرس کے ساتھ بہ چند شرائط اشتراک عمل کے لئے بے شک تیار رہیں۔ لیکن قلی کی حیثیت سے حکومت و اکثریت کی ڈبل ماتحتی کسی

حال میں گوارا نہیں کر سکتے تو وہ بالکل حق بجانب ہوں گے۔

شرائط کی نسبت جہاں تک ہم نے معلوم کیا ہے۔ مسلمانوں کے نرم وگرم سرو طبقوں کا اطمینان مندرجہ ذیل باتوں سے بخوبی ہو جائے گا۔

(۱) کانگرس آزادی کامل کے مبہم فقرے کے بجائے فیڈرل ریپبلک (جمہوریہ ترکیبیہ) کو اپنا نصب العین قرار دے۔

(۲) جمہوریہ ترکیبیہ ہند کی زبان ہندوستانی اور رسم الخط اردو وہندی دونوں لازمی بنا دیئے جائیں۔

(۳) جن تجاویز سے اقلیتوں کے مذہبی یا جماعتی حقوق پر اثر پڑتا ہو۔ ان کی نسبت یہ طے پا جائے۔ کہ اگر کوئی اقلیت بالاتفاق یا ۳/۴ کی کثرت آرا سے کسی تجویز کی مخالفت کرے۔ تو وہ تجویز کسی حالت میں قانون نہ بن سکے" اگر مسٹر گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو خود ان شرائط پر راضی ہوں۔ اور کانگرس کو بھی کر سکتے ہوں تو بے شک مسلمان ان کے ساتھ کام کر سکتے ہیں"۔

اچھوت اور گاندھی جی

گاندھی جی کو حال میں جب یہ اطلاع دی گئی کہ بعض دیہات کے اچھوت مذہب تبدیل کرنے کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے جواب میں لکھا کہ اچھوتوں کے لئے ہمیں روپیہ خرچ کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ ہمارے ہم مذہب ہیں۔ ہمارے لئے صرف یہ...

ضرورت رشتہ

ضلع جالندھر کے ایک مخلص اعلیٰ تعلیم یافتہ زمیندار احمدی نوجوان عمر ۲۶ سال کے لئے جو محکمہ کوآپریٹو سوسائیٹیز میں سب انسپکٹر ہیں ایک معزز تعلیم یافتہ رشتہ درکار ہے۔ لڑکی خوش سیرت وصورت ہونی چاہیئے۔ موصوف اپنی پہلی بیوی کو اس کی احمدیت سے انتہائی دشمنی کے باعث طلاق دے چکے ہیں۔ تفصیلی حالات کے لئے خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کر سکتے ہیں۔ بالمشافہ بھی گفت وشنید کی جا سکتی ہے۔

ر ع معرفت مینیجر صاحب الفضل۔ قادیان

نہایت ارزاں قیمتوں میں تین دوائیں

موٹاپادو (۱) بلا فاقہ کشی وپرہیز وبلا ضرر روزانہ (۱/۲ اونس) پندرہ تولہ وزن کم کرتا ہے۔ عورتوں کے بعد از ولادت بڑھے ہوئے پیٹ کو اصلی حالت پر لاتا ہے۔ قیمت مکمل ایک ماہ کے لئے پانچ روپے۔ محصول ۹/

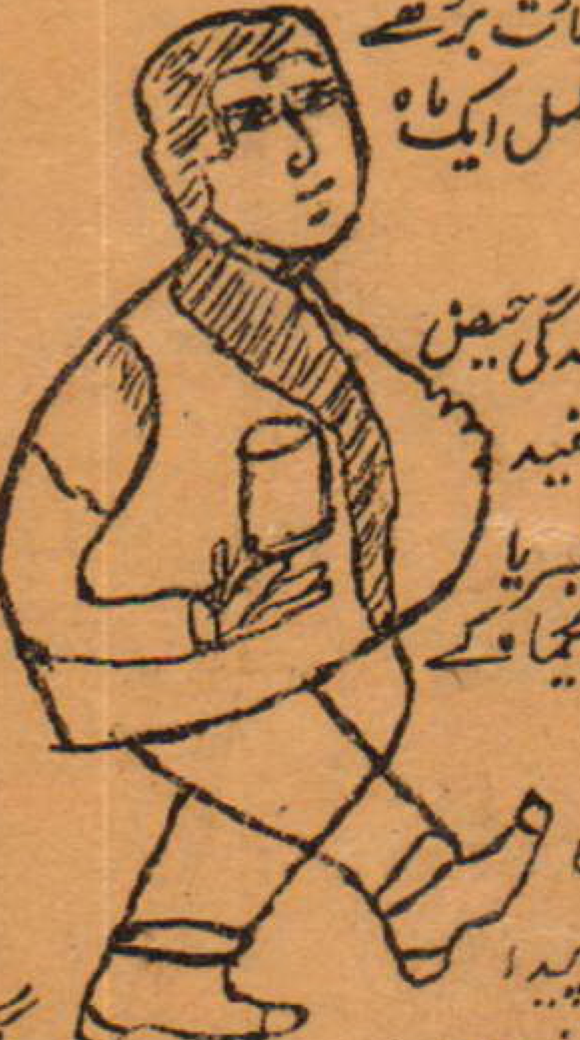

حب نوازی (۲) عورتوں کی جملہ امراض رحم بیقاعدگی حیض ہمیشہ کا درد سر وغیرہ وکمر رحم سے سفید رطوبت کا آنا۔ رحم کا ڈھیلا پڑ جانا۔ خون کی کمی ہسٹیریا وغیرہ کے لئے ازحد مفید ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت ایک ماہ کے لئے ۶۶ گولی مروق ایک روپیہ محصول ۶/

مفرح نوازی (۳) نہایت بیش قیمت ادویہ کا مرکب خوش ذائقہ خون صالح پیدا کرنے والا ہمیشہ بدن چست۔ طبیعت خوش حافظہ تیز کرنیوالا بمقوی دل ودماغ ودیگر اعضائے رئیسہ خوراک ۳ ماشہ ۲۴ روز کی خوراک قیمت ایک روپیہ محصول ڈاک ۶/

ملنے کا پتہ: احمدیہ مطب نوازی کھرڑ ضلع انبالہ حکیم محمد گلزار احمد چار تمغے یافتہ

122

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت استاد

مجھ کو ایک استاد انٹرینس پاس درکار ہے جو میرے بچوں کو بخوبی پڑھا سکے۔ صبح و شام سیر کے واسطے بھی ہمراہ لے جایا کرے۔ خوش خلق اور نیک ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ ہمارے پاس آ کر ہو سکتا ہے۔ نیز ایک بڑھیا کی بچوں کی خبر گیری کے واسطے ضرورت ہے۔ بیگم شیخ مسعود صاحب سب ڈویژنل آفیسر بھمبہ براستہ راولپنڈی

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ ایسی قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی! اسکے استعمال سے ۱۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اسکے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ جوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگائیے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگائیے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

مفرح یاقوتی

شادی ہو گئی آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے

یہ مرد و عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کے لئے ایک لاثانی دوا ہے اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے دیکھئے اور لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے یہ اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالٰی کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سنکر نہ گھبرائیے نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا عنبر۔ موتی۔ کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان۔ کہربا۔ زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اسکے ہندوستان کے روسا امرا و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضا اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اسکے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اسکے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونیکی آرزو ہے **مفرح یاقوتی** بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اسکے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (صہ) میں ایک ماہ کی خوراک دواخانہ مرہم عیسٰی حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

میڈیکل سکول امرتسر میں داخلہ

میڈیکل سکول امرتسر میں داخلہ کے متعلق بندہ کی طرف سے ایک اعلان شائع ہو چکا ہے۔ جس میں داخلہ کی بعض شرائط وغیرہ کا ذکر تھا۔ اور اگرچہ یہ بھی تحریر کر دیا تھا۔ کہ مفصل معلومات کے واسطے پراسپیکٹس ۹ آنے کے ٹکٹ بھیج کر "دفتر پرنسپل صاحب میڈیکل سکول امرتسر" یا "گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور" سے منگوائے جائیں۔ مگر بعض دوست مجھ سے مفصل معلومات دریافت کر رہے ہیں۔ جو ذیل میں عرض کئے جاتے ہیں۔

(۱) میڈیکل سکول امرتسر میں ہر سال تقریباً ایک سو لڑکا لیا جاتا ہے۔ جن میں سے گورنمنٹ کی طرف سے مسلمانوں کی تعداد داخل ہونے کے واسطے ۴۰ فیصدی مقرر ہے۔ درخواست کنندہ کا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے "F.Sc." اور "B.Sc." بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

(۲) میٹرک والوں میں سے ۴۰۰ سے کم نمبر حاصل کرنے والا درخواست نہیں دے سکتا۔ یونیورسٹی کے امتحان سائنس میں بھی پاس ہونا ضروری ہے جس کا سرٹیفکیٹ پیش کرنا پڑتا ہے۔ درخواست کنندہ کو مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ درخواست کے ساتھ بھیجنے چاہئیں۔

۱۔ اپنے سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب سے حاصل کیا ہوا۔
Provisimal Certificate

۲۔ اپنے ضلع کے کسی مجسٹریٹ سے حاصل کیا ہوا۔
Respectibility Certificate

۳۔ ہیڈ ماسٹر صاحب سے حاصل کیا ہوا۔
Character Certificate

(۳) درخواست چھپے ہوئے فارم پر ہونی چاہئیے جو پراسپیکٹس کے ساتھ ملیگا۔

(۴) درخواست کا فارم کسی Respectable آدمی سے attest کروانا ہوگا سکول کا کورس ۴½ سال کا ہے اور ڈگری سب اسسٹنٹ سرجن

(۵) داخلہ کے وقت داخلہ کا خرچ اور پہلے سال کی سکول فیس ملا کر تقریباً ایکسو چھتیس روپیہ کتابوں اور ہوسٹل کا خرچ اس کے علاوہ ہے جو تقریباً ... روپیہ

(۶) ہر ایک طالب علم کو ہوسٹل میں رہنا پڑتا ہے۔ اگر کسی طالب علم کے رشتہ دار امرتسر میں ہوں۔ تو وہ پرنسپل صاحب سے اجازت حاصل کر کے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ ٹھیر سکتا ہے۔

(۷) درخواست کنندہ کی عمر یکم اکتوبر ۳۷ء کو ۱۶ سے ۲۱ سال تک ہونی چاہئیے اور عام جسمانی صحت اچھی ہو۔ نظر درست ہو۔ اگر خدانخواستہ نظر میں کوئی فرق ہو۔ تو آنکھیں کسی لائق ڈاکٹر کو دکھا کر عینک حاصل کر لی جائے۔

(۸) سکول میں سب اسسٹنٹ سرجن کلاس کے علاوہ ایک اور کلاس بھی ہے جس میں Dispenser اور Dresser کا کام سکھایا جاتا ہے۔ اور اس کلاس کا کورس دو سال کا ہے۔ اور ۴۰۰ سے کم نمبر حاصل کرنے والے بھی اس کلاس میں درخواست دے سکتے ہیں۔

(۹) درخواستیں بھیجنے کی آخری تاریخ میٹرک کا نتیجہ نکلنے کی تاریخ سے ۱۴ دن تک ہے۔ زیادہ مفصل معلومات کے لئے مندرجہ بالا پتہ پر تحریر کر کے پراسپکٹس منگوا لیں۔

خاکسار۔ قاضی عطاء الرحمٰن تھرڈ ایر سٹوڈنٹ پریذیڈنٹ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن امرتسر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دمشق ۲۰ اپریل۔ فرانس نے شام کی رسمی آزادی کا احترام کرتے ہوئے اعلان کیا ہے۔ کہ فرانس کے ۱۰۰ اجلا وطنوں کی واپسی پر کسی قسم کی پابندی عاید نہ کی جائے گی۔ اور تمام لوگوں کے لئے شام کے دروازے کھول دئے جائیں گے لیکن آزادیٔ فلسطین کے علمبردار فوز الدین قاوقجی کو جو بمقام کرکوک پولیس کی نگرانی میں ہیں۔ شام میں داخل ہونے کی اجازت نہ ہوگی۔

لنڈن ۲۰ اپریل۔ قاہرہ کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ پیرس کے عراقی سفارت خانہ کے سکرٹری کو بیروت میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس پر الزام یہ ہے کہ وہ ہسپانوی باغیوں کو اسلحہ مہیا کرنے کے کام میں مشغول تھا۔

لاہور ۲۰ اپریل۔ وادی جہلم میں برفانی تودوں کے گرنے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کوہالہ اور ڈومیلی کی درمیانی سڑکیں برف سے ابھی تک اٹی پڑی ہیں۔ گو ڈاک کبھی کبھی بارک جاتی ہے

پشاور ۲۰ اپریل۔ بنوں سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ضلع بنوں میں گذشتہ رات حملوں کی دو وارداتیں رونما ہوئیں۔ جن میں دو آدمی ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔ چوکی کے پہریداروں میں سے کوئی زخمی یا ہلاک نہیں ہوا۔ مسعودی لشکر نے ۱۹ اپریل کو ایک اور چوکی پر حملہ کیا تھا۔ لیکن اس میں ۱۵ مسعودی ہلاک ہو گئے۔

اسنسول ۲۰ اپریل قصبہ رانی گنج میں کل شام فرقہ وار فساد رونما ہو گیا۔ وجہ یہ تھی۔ کہ ہندوؤں کی ایک جماعت نے مسجد کے سامنے مسلمانوں کو چڑانے کے لئے باجہ بجایا۔ چند مسلمانوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں چند ایک اشخاص مجروح ہوئے۔ صورت حالات پر قابو پا لیا گیا ہے۔ اور چار مسلمانوں کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے

لاہور ۲۰ اپریل۔ آج سشن جج لاہور نے پیپلز بنک کے مقدمہ کے ملزمین مسٹر کے ایل گابا پنڈت ردپ نرائن رینہ شیخ محمد دین اور لالہ نند لال کی درخواست ہائے ضمانت کا فیصلہ سنا دیا فاضل جج نے ملزمان کی درخواست منظور کرتے ہوئے ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا۔ مسٹر گابا کو ڈیڑھ لاکھ روپیہ اور دوسرے ملزمان کو دس دس ہزار روپیہ کی ضمانتوں پر رہا کر دیا گیا۔

لکھنؤ ۲۰ اپریل "زمیندار" ۲۲ اپریل لکھتا ہے۔ کہ لکھنؤ میں گذشتہ شب احراریوں نے ایک نیلی پوش پر حملہ کر دیا جس سے اس کے سر پر ضربات آئیں مولوی حبیب الرحمٰن اور مسٹر مظہر علی نے اسے گالیاں دیں اور کہا۔ کہ یہ سرکاری آدمی ہے۔ اجلاس میں مظہر علی کے شائع شدہ خطوط تقسیم کئے گئے۔

شیخوپورہ ۲۰ اپریل شیخوپورہ میں چھ اسامیوں کے لئے اڑھائی سو امیدواروں نے درخواستیں بھیجیں۔ بعض امیدوار اعلیٰ تعلیمیافتہ تھے منتخب شدگان میں ایک گریجوایٹ بھی ہے

لنڈن ۲۰ اپریل۔ مجلس عدم مداخلت کے زیر اہتمام ہسپانیہ کی بحری و بری سرحدات کی نگرانی کے لئے جو بین الاقوامی سکیم تیار کی گئی ہے۔ اس پر آج رات عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔ منتظمین اور نگران ہسپانیہ کی سرحد پر نگرانی کی چوکیاں قائم کر لیں گے۔ اس طرح برطانی۔ فرانسیسی اطالوی اور جرمن جنگی جہاز ہسپانیہ کے ساحلوں کی نگرانی کریں گے اس سکیم پر عمل کرنے کے لئے ۲۷ یورپین حکومتیں حصہ لے رہی ہیں۔

لنڈن ۲۰ اپریل۔ حکومت عراق کے چند مقتدر عہدیداروں کو ملک معظم جارج ششم کے دربار تاجپوشی میں شریک ہونے کے لئے نامزد کیا گیا تھا۔ لیکن بغداد کی تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ یہ فہرست اب منسوخ کر دی گئی۔ جشن تاجپوشی میں حکومت عراق کی نمائندگی محض سفیر عراق متعینہ لنڈن کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس تنسیخ کا باعث حکومت عراق کے بعض داخلی مسائل ہیں۔

برلن ۲۰ اپریل۔ مسٹر جارج لینسبری لنڈن سے ہٹلر کے ساتھ مذاکرات امن کرنے کے لئے برلن آئے ہیں۔ چنانچہ آج انہوں نے ہٹلر سے ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد اعلان کیا گیا۔ کہ جرمنی ہر اس بین الاقوامی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے تیار ہے جو امن کے قیام کے لئے منعقد کی جائے

لنڈن ۲۰ اپریل۔ اخبار "نیوز کرانیکل" نے لارڈ لوتھین کا ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں انہوں نے پنڈت جواہر لال نہرو کے بیان کا جواب دیا ہے چنانچہ لکھا ہے۔ کہ یقیناً جدید آئین کامل نہیں۔ لیکن اس کا یہ مقصد ہے کہ صوبجات اور مرکز میں ذمہ دار حکومت کا طریق نافذ کیا جائے۔ جو ہر جگہ کامیاب ثابت ہو چکا ہے۔ یعنی یہ کہ جمہوری اور آئینی طریق اختیار کیا جائے دوسرا طریقہ انقلاب ہے۔ لیکن یہ اس وقت تک بالکل ناکام ثابت ہوا ہے۔ آخر میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ اگر میں کانگرسی ہوتا۔ تو میں اس طرح کہتا کہ ہمیں کسی کے لئے اطمینان کا مطالبہ نہیں کرنا چاہیئے ہمیں چاہیئے۔ کہ اس طاقت کو استعمال میں لائیں۔ جو جدید آئین کے ماتحت ہمیں ملی ہے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) کچھ عرصہ ہوا ترکی میں تحریک شروع ہوئی تھی۔ کہ ترکی کے شہر میں ترکی کے علاوہ کوئی دوسری زبان استعمال نہ کریں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ تحریک کارگر ثابت ہوئی ہے۔ اور حکومت نے احکام نافذ کر دئے ہیں۔ کہ جو ترکی باشندہ ترکی کے علاوہ کوئی دوسری زبان اپنی بول چال میں استعمال کرے گا۔ تو اسے جرمانہ کیا جائے گا۔

امرتسر ۲۰ اپریل۔ کٹڑہ کرم سنگھ کے گذشتہ سکھ مسلم تنازع کے سلسلہ میں ۲۲ سکھوں اور ۱۸ مسلمانوں سے حفظ امن کے سلسلہ میں ضمانتیں طلب کی گئی تھیں۔ آج خان محمد شفیع صاحب کی عدالت میں ان کی طرف سے صلح نامہ پیش کیا گیا۔ فاضل مجسٹریٹ نے صلح نامہ کو منظور کرتے ہوئے مقدمہ واپس لینے کی اجازت دے دی اور ملزموں کو بری کر دیا۔

امرتسر ۲۰ اپریل۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۶ آنے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے ۶ پائی۔ کھانڈ دیسی ۶ روپے ۱۴ آنے سے ۸ روپے ۸ آنے تک۔ سونا دیسی ۵ ۳ روپے ۱۱ آنے اور چاندی دیسی ۳۵ روپے ۱۲ آنے ہے۔

پشاور ۲۰ اپریل۔ بنوں سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کل رات بنوں میں دو ڈاکے ڈالے گئے۔ ۱۵ آدمیوں کا ایک دستہ ایک مسلمان کا گھر لوٹ کر اس کے پندرہ مویشی ساتھ لے گیا۔

مدراس ۲۰ اپریل مسٹر راجگوپال آچاریہ نے مدراس کی مجلس وکلاء کے نام ایک مکتوب ارسال کیا ہے جس میں درخواست کی ہے۔ کہ وہ عارضی وزارت کی آئینی حیثیت بیان کریں مجلس کے بیس سے زائد ارکان نے مجلس عامہ کو اس موضوع پر بحث کرنے کیلئے اجلاس منعقد کرنے کی درخواست کی ہے چنانچہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ۳۰ اپریل کو اجلاس طلب کیا جائے

شیلانگ ۲۰ اپریل۔ شیلانگ سے "سٹیٹسمین" کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ مسٹر جے۔ کے چودھری پبلک سروس کمیشن آسام کے سیکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ آپ ایم۔ سی۔ کالج سلہٹ کے گذشتہ پندرہ سال سے پروفیسر ہیں۔

... احمدیہ ... پرنٹر ... نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی